ہیں، زبان وترتیب کے سلسلے میں بھی دو ایک باتوں کی طرف توجہ دلانا مفید ہوگا، لفظ "ترجمہ" تذکرے اور سوانح کے معنی میں اردو میں مروج نہیں ہے، بلکہ ایک الگ معنی میں مستعمل ہے۔ تذکرے کے اخیر میں حوالے میں اس کی ضرورت نہیں ہے کہ فلاں کتاب میں یہ حالات فلاں کے ترجمے میں ہیں جبکہ اسی کے حالات لکھے جا رہے ہیں، ہاں متعلقہ شخص کے حالات کسی دوسرے شخص کے حالات میں ضمناً آجائیں تو وہاں یہ وضاحت ضروری ہوتی ہے۔ محدثین کے تذکرے میں ابن سیدہ (ص ۱۲۳) بے محل نظر آئے۔

ان چند مشوروں سے کتاب کی اہمیت وافادیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہ تاریخی دلچسپی کا سامان ہونے کے علاوہ دفاع عن الحدیث کی بھی عمدہ کوشش ہے۔ خدا کرے کتاب مقبول خاص وعام ہو۔

۳۔ مجلۃ الجامعۃ السلفیہ (عربی) عدد خاص بموتمر الدعوۃ والتعلیم (الجزءالاول والثانی) رئیس التحریر مقتدیٰ حسن الازہری، تقطیع کلاں صفحات ۳۳۸، ٹائپ پر معیاری طباعت سالانہ قیمت ۲۸ روپے، پتہ: جامعہ سلفیہ بنارس۔

جامعہ سلفیہ بنارس اپنی گوناگون خدمات اور مختلف النوع کارناموں کی وجہ سے کسی تعارف کا محتاج نہیں رہا ہے۔ ملک کے بالکل نوعمر عربی مدارس میں غالباً یہ سب سے کامیاب مدرسہ ہے۔ اس نے ۲۲، ۲۳، ۲۴ فروری ۱۹۸۰ء میں عظیم الشان مؤتمر (کانفرنس) بلائی جس میں ہندو بیرون ہند مکہ معظمہ، کویت اور دیگر عرب ممالک کے علماء وزعماء نے شرکت کی اور جو شریک نہ ہوسکے انھوں نے اپنے پیغامات بھیجے، کانفرنس بڑی کامیاب اور حوصلہ افزا رہی۔ یہ مجلہ جامعہ کا ترجمان ہے اور یہ شمارہ اس کا خاص نمبر ہے۔ جامعہ سلفیہ اور مجلہ کے مدیران قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے اس کے جملہ پروگراموں کو بڑے سلیقے سے مرتب ومنضبط کر کے اس خاص نمبر میں محفوظ کر دیا، جو لوگ کانفرنس میں شریک ہو کر تمام پروگرام خود دیکھ اور سن چکے ہیں یہ